@TaleefatHakeemUlUmmatThanvi

بانی جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ

مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی مدظلہ

رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ

میرے والد گرامی بانی جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ ان اولیاء اللہ میں سے تھے کہ جن کے روشن چہرے کو دیکھ کر خدا یاد آئے، آپؒ جس چہرے پر نگاہ اور توجہ ڈالتے اس کے دل کی دنیا بدل کر رکھ دیتے، آپؒ دلوں کی دنیا آباد کرتے ہوئے مخلوق کو خالق کے ساتھ جوڑنے کا ذریعہ بنتے، آپؒ اپنے شیخ و مرشد حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور دیگر اسلاف کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ خدا تعالیٰ نے مفتی محمد حسنؒ کی ذات میں شریعت، طریقت، تصوف، علم وعمل، زہد وتقویٰ، صبر واستقامت، علم و بردباری سمیت دیگر خوبیوں کو جمع فرما دیا تھا، آپؒ بیک وقت ایک محدث، مفسر، فقیہ اور مصلح و مربی بھی تھے جس کی وجہ سے آپؒ حقیقت میں جامع الکمالات شخصیت کے مالک تھے۔

حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ قیام پاکستان کے پر جوش حامی تھے، آپؒ کا اصلاحی تعلق برصغیر کی مشہور و معروف علمی و روحانی شخصیت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا اور آپؒ حضرت تھانویؒ کے خلیفہ مجاز بھی تھے اور آپؒ نے حضرت تھانویؒ کے نام کی طرف نسبت کرتے ہوئے لاہور میں جامعہ اشرفیہ کے نام سے معروف دینی ادارہ قائم کیا۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا شمار ان ممتاز ہستیوں میں ہوتا ہے جنھوں نے تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا...... اور ان کی تصنیفات کی تعداد پندرہ سو سے زائد ہے۔ ان ہی کے بارے میں قائد اعظم محمد علیؒ جناح نے کہا تھا کہ میرے پاس ایک ایسا عالم دین ہے کہ اگر اس کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور پورے ہندوستان کے بقیہ علماء کا علم دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو ان کا پلڑا ابھاری ہوگا اور وہ ہیں مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ کے حکم پر مفتی محمد حسنؒ نے شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور دیگر علمائے دیوبند کے ہمراہ تحریک پاکستان میں بھر پور حصہ لیا اور کئی جگہ مسلم

لیگ کے امیدواروں کی کامیابی میں بنیادی کردار ادا کیا جس کے نتیجہ میں پاکستان بننے کے بعد مشرقی ومغربی پاکستان پر آزادی کا پرچم لہرانے کی سعادت ''بزم اشرف'' کے روشن چراغ اور دارالعلوم دیوبند کے قابل فخر سپوت حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کو حاصل ہوئی۔۔۔ میرے والد حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ، حسن ابدال کے قریب ایک قصبہ مل پور میں اتمان زئی قبیلہ پٹھان کے ایک دیندار گھرانہ مولانا اللہ داد کے گھر پیدا ہوئے آپؒ کے والد اپنے وقت کے معروف عالم دین، محدث اور صاحب نسبت بزرگ تھے، حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ خود اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میرے والد رات کے آخری حصہ میں سحری کے وقت نفی واثبات کا ذکر کیا کرتے تھے۔

آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے ہی علاقہ میں حاصل کی۔۔۔اور پھر مزید دینی تعلیم مولانا محمد معصومؒ، مولانا عبدالجبار غزنویؒ، مولانا نور محمدؒ اور مولانا غلام مصطفیٰ قاسمیؒ اور دیگر علماء سے حاصل کرنے کے بعد تزکیہ نفس اور تربیت کیلئے حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے پاس جا پہنچے۔۔۔حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ارشاد گرامی اور ہدایت پر آپؒ نے قاری کریم بخشؒ سے تجوید اور فن قرأت کی سند حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دارالعلوم دیوبند سے حضرت مولانا علامہ انور شاہ کاشمیریؒ سے دورہ حدیث کی تجدید کرتے ہوئے سند فراغت حاصل کی۔۔۔جس کے بعد حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے آپؒ کو طریقت کے چاروں سلسلہ میں بیعت کر لیا۔۔۔ بیعت کے بعد حضرت مفتی محمد حسنؒ ایسے ''فنافی الشیخ'' ہوئے کہ ذکر واذکار اور محنت وریاضت کے ذریعہ بڑی تیزی کے ساتھ تزکیہ وسلوک کی منازل طے کیں۔۔۔اور تین سال کے عرصہ میں ہی حضرت تھانویؒ نے آپؒ کو خلعت خلافت سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ میرے قلب میں بار بار اس کا تقاضہ ہوتا ہے کہ میں آپؒ کو ''توکلاً علی اللہ'' بیعت وتلقین کی اجازت دوں اگر کوئی طالب حق بیعت کی درخواست کرے تو انکار نہ کریں خلافت ملنے کے بعد آپؒ حضرت تھانویؒ کے خلفاء اور مصلحین اُمت میں شمار ہونے لگے پھر آپؒ کو اپنے شیخ سے وہ مناسبت پیدا ہوئی کہ آخر دم تک اس میں ہر آن اضافہ اور برکت ہوتی چلی گئی۔حضرت تھانویؒ سے خلافت ملنے کے بعد آپؒ مرجع خلائق ہو گئے۔اپنے وقت کے بڑے بڑے علماء کے علاوہ سابق وزیر اعظم پاکستان چودھری محمد علی مرحوم، سردار عبدالرب نشتر مرحوم سمیت گورنرز، وزراء اور افسران حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ کی مجلس میں حاضری کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتے تھے، مؤرخ اسلام علامہ سید سلیمان ندویؒ اور مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ بھی حضرت مفتی محمد حسنؒ کے دامن عقیدت سے وابستہ تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپؒ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔بقول ذکی کیفی مرحوم ؎

عارف، فقیہ، عالم بے مثل، نکتہ داں
کہنے کو ایک فرد، حقیقت میں انجمن

صحافت وخطابت کے بے تاج بادشاہ آغا شورش کشمیری مرحوم حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں رقمطراز ہیں!

''حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ صرف کتابی فقیہ یا عالم ہی نہ تھے ان کی صحبتیں، محفلیں اور مجلسیں کئی کتابوں پر حاوی تھیں ان کے پاس بیٹھ کر انسان محسوس کرتا کہ وہ کسی عظمت کے پاس بیٹھا ہے میں نے ان میں کبھی غرور وتکبر، نخوت اور خشونت نہیں دیکھی وہ صحیح معنوں میں قرون اولیٰ کے ان رفیقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عکس تھے جنہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشہ چینی کا شرف حاصل ہوا۔''

عالم دین کے منصب پر فائز ہونے اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے خلعت خلافت عطا ہونے کے بعد آپؒ نے 1947ء تک امرتسر کے مدرسہ جامعہ نعمانیہ میں کتابیں پڑھانے اور دینی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ لوگوں کے اصرار اور اپنے پیرومرشد حضرت تھانویؒ کی اجازت سے درس قرآن کا آغاز کیا اور دس سال کے عرصہ میں قرآن کی تکمیل کی، درس قرآن کیا تھا تصوف، توحید الٰہی، عشق رسالت عظمت صحابہؓ کو ایسے دلنشین انداز میں بیان کرتے کہ درس سننے والوں کو یوں محسوس ہوتا گویا کہ ان پر تزکیہ نفس اور خشوع وخضوع کی بارش ہو رہی ہے۔۔درس قرآن پر آپؒ نے کبھی اجرت نہیں لی۔اور مسلسل 48 اڑتالیس سال تک امرتسر اور 10 سال تک جامع مسجد نیلا گنبد انارکلی لاہور میں خطبہ وعظ دیتے رہے۔جب تک صحت نے اجازت دی بلاناغہ درس قرآن اور مواعظ حسنہ کا سلسلہ جاری رکھا اور درس قران کے ساتھ امرتسر اور لاہور میں مثنوی روم کا درس بھی دیتے رہے جبکہ 60 سال تک درس وتدریس کو بھی جاری رکھا۔

آپ کے نامور خلفاء میں حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ ،حضرت مولانا صوفی محمد سرورؒ (سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) مولانا قاری فتح محمد پانی پتیؒ ،مولانا مفتی خلیل احمدؒ (مہتمم مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ) اور محترم ڈاکٹر حفیظ اللہؒ سرفہرست ہے

اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ کو اپنی دیگر نعمتوں سے نوازا وہاں آپ کو انتہائی نیک اور صالح اولاد بھی عطا فرمائی۔۔آپؒ نے اپنی زندگی میں دو نکاح کئے تھے جن سے آپ کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں ایک بیٹا فضل الرحمٰن اور دو بیٹیاں آپؒ کی زندگی میں وفات پا گئے تھے، آپؒ کے دیگر بیٹوں کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(1) حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحبؒ سابق مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور (2) حاجی ولی اللہؒ (3) حاجی سیٹھ محمد عبد اللہ صاحبؒ (4) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ (5) مولانا عبدالرحیم صاحبؒ۔(6) راقم مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب (مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور) ان میں سے ہر ایک دین کا خادم وداعی ہیں اور پاکستان سمیت پوری دنیا

میں علم وعمل کی شمعیں روشن کر رہے ہیں اور پھر آگے ان کی اولادیں بھی پوری سرگرمی کے ساتھ دینِ حنیف کی خدمت میں مصروف ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ امرتسری نے اپنے قیام امرتسر کے زمانہ میں وہاں ایک دینی مدرسہ کی بنیاد ڈالی تھی جس کی آبیاری آپؒ نے اپنے خون و پسینہ سے تقریباً چالیس سال تک کی۔۔اور پھر قیام پاکستان کے بعد جب امرتسر سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے تو آپؒ نے لاہور میں سائیکل مارکیٹ نیلا گنبد انارکلی مول چند بلڈنگ کے ایک حصہ میں اپنے پیرو مرشد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی طرف نسبت کرتے ہوئے جامعہ اشرفیہ کے نام سے 14 ستمبر 1947ء میں دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی۔اس مدرسہ نے آپؒ کی محنت وخلوص کی وجہ سے اس تیزی کے ساتھ ترقی کی کہ مدرسہ کی یہ عمارت ناکافی ثابت ہوئی اور صرف آٹھ سال کے مختصر عرصہ کے بعد فیروز پور روڈ پر 120 کنال وسیع قطعہ اراضی خرید کر 1955ء میں بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر جامعہ اشرفیہ جدید کا سنگ بنیاد رکھا گیا، سنگ بنیاد کی اس تقریب میں پاک و ہند کی بڑی علمی شخصیات نے شرکت کی جس میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ حضرت مولانا جلیل احمد شیروانیؒ، حضرت مولانا مسیح اللہ خانؒ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، حضرت مولانا رسول خانؒ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مؤرخ اسلام علامہ سید سلمان ندویؒ سمیت دیگر اکابرین امت اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔۔۔جامعہ اشرفیہ کی عمارت سے پہلے اس میں مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ ہوا لیکن اس وسیع قطعہ اراضی میں مسجد کی تعمیر کیلئے جگہ کا تعین بھی ایک مسئلہ تھا کہ مسجد کس جگہ تعمیر کی جائے آخر حضرت مفتی محمد حسنؒ کے ہی ایک مخلص اور نیک بندے کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں مسجد کی تعمیر کیلئے جگہ متعین فرما دی، جہاں آج انتہائی خوبصورت اور عظیم الشان مسجد ''الحسن'' جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور میں قائم ہے۔آج کل مسجد کی تعمیر نو کے مراحل میں ہے مسجد کے صحن میں بیسمنٹ کے ساتھ مختلف منازل کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ صبر واستقامت کے پہاڑ تھے ان کی زندگی کا اہم واقعہ اور کرامت یہ ہے کہ آپؒ کے دائیں پاؤں پر ایک پھوڑا نکل آیا جو آہستہ آہستہ اتنا بڑھ گیا کہ آخر کار اس نے پوری ٹانگ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔۔۔آپؒ 18 سال مسلسل اس بیماری اور تکلیف میں مبتلا رہے اس دوران علاج ومعالجہ کے ساتھ ساتھ دین کی خدمت میں بھی مسلسل مصروف رہے، تکلیف بڑھنے پر ڈاکٹروں نے پوری ٹانگ کاٹنے کا مشورہ دیتے ہوئے اس کا زہر پورے جسم میں پھیلنے کا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔آپؒ اس شرط پر ٹانگ کٹوانے پر راضی ہوئے کہ آپریشن کے دوران ان کو بے ہوش نہیں کیا جائے گا۔۔۔تا کہ اگر خدانخواستہ دوران اپریشن موت بھی آجائے تو کلمہ سے محرومی نہ

ہوآخرکارڈاکٹرحضرات نے ایک انجکشن سے ٹانگ کومعمولی سابے حس کر کے آپؒ کو بے ہوش کئے بغیر دائیں ٹانگ کو ،ران کے اوپر سے مکمل طور پر کاٹ کر جسم سے الگ کر دیا تقریباً ایک گھنٹہ کے اس اپریشن کے دوران آپؒ نے اُف تک نہ کیا اور صبر واستقامت کے پہاڑ بنے رہے اور مکمل ہوش وحواس کے ساتھ اللہ کے ذکر میں مصروف رہے ڈاکٹر حضرات آپؒ کی اس کرامت اور صبر واستقامت کو دیکھ کر حیران رہ گئے ۔آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ بعض دفعہ کٹی ہوئی جگہ پر اتنا شدید قسم کا درد ہوتا کہ جیسے کسی نے بیک وقت ہزاروں چھریوں سے حملہ کر دیا ہو۔

حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ وقت کی بڑی قدر فرمایا کرتے تھے کہ وقت کی قدر کرو، مرتے وقت آدمی زمین وآسمان کے خزانے بھی پیش کرے تو ایک منٹ بھی زندگی کا نہیں مل سکے گا ،آپؒ اس زندگی کو سراپا رحمت سمجھتے تھے کیونکہ اس میں عمل صالح کا موقع نصیب ہوتا ہے جس پر آخرت اور ابدی زندگی کی بنیاد قائم ہوگی ،آپؒ کے سامنے اگر کبھی دین کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا جاتا تو آپؒ بڑے یقین سے فرماتے کہ دین مٹانے والے خودمٹ جائیں گے دین اللہ کے فضل سے قائم رہے گا۔

میرے والد گرامی حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ طویل علالت کے بعد یکم جون 1961ء میں کراچی میں وفات پا گئے نماز جنازہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ حضرت مولانا شاہ عبدالغنیؒ نے پڑھائی اور سوسائٹی کے قبرستان کراچی میں دفن ہوئے آپ جامعہ اشرفیہ لاہور اور اولاد صالحہ کی صورت میں ''باقیات الصالحات'' چھوڑ گئے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاص وللّٰہیت کی وجہ سے جامعہ اشرفیہ لاہور بڑی تیزی کے ساتھ ترقی اور اپنی علمی ودینی منازل طے کرتے ہوئے آج پوری دنیا میں ثانی دار العلوم دیوبند کی حیثیت سے مشہور و معروف ہے اس وقت پوری دنیا میں جامعہ اشرفیہ لاہور کے فیض یافتہ دین حنیف کی خدمت میں مصروف ہیں اور حرمین شریفین تک میں جامعہ کے فضلاء درس وتدریس کے فرائض سرانجام دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ،جامعہ اشرفیہ سے تعلیمی فراغت پانے کے بعد سینکڑوں طلبہ نے ایم فل ،پی ایچ ڈی ،ایم بی بی ایس، انجینئرنگ اور قانون کی ڈگریاں حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تحقیق وتصنیف ،صحافت وخطابت اور دعوت وارشاد کے میدانوں میں قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

@TaleefatHakeemUlUmmatThanvi